15

جلد جلد قدم اٹھاؤ تا کہ نصرت و فتح کے نظّارے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو

(فرمودہ 25 اپریل 1947ء)

تشہّد ، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''اِس سال بجٹ کمیٹی کی طرف سے حفاظتِ مرکز کی جو تحریک ہوئی ہے اُس میں اب تک میرے نزدیک جماعت نے اُس کوشش اور جدوجہد سے کام نہیں لیا جس کوشش اور جدوجہد سے اسے کام لینا چاہیئے تھا۔ کچھ تو اس میں دفاتر کی غلطی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ باوجود کافی عملہ ہونے کے دفاتر میں کام کو ساتھ ساتھ کیوں جاری نہیں رکھتے۔ جہاں تک وقفِ جائیداد اور وقفِ آمد کا تعلق ہے اِس وقت تک چار لاکھ کے وعدے معیّن صورت میں پہنچ چکے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اَور وعدے بھی آنے ہیں۔ اگر اُن کو بھی شامل کر لیا جائے تو ساڑھے چار لاکھ کے وعدے بن جاتے ہیں۔ لیکن نظارت بیت المال کی فہرست ایک لاکھ کے اردگرد ہی چکر لگا رہی ہے۔ دفتر بیت المال والے شاید اس وہم میں مبتلا ہیں کہ لوگوں کو دو دفعہ وعدہ کرنا چاہیئے ایک دفعہ وہ دفتر وقفِ جائیداد و آمد کو اطلاع دیں کہ ہم نے اپنی ایک ماہ کی آمد وقف کر دی ہے یا ہماری جائیداد کا سواں حصہ اتنا بنتا ہے۔ اور دوسری دفعہ وہ نظارت بیت المال کو اطلاع دیں کہ ہم اتنی آمد وقف کرتے ہیں یا ہم اپنی وقفِ جائداد کا اتنا روپیہ دینگے۔ میرے نزدیک دفتر بیت المال کا یہ خیال غلط ہے۔ جب ہم نے قانون بنا دیا ہے کہ ہر آدمی جو وقف کرنا چاہتا ہے ہماری تحریک

کے ماتحت اپنی ایک ماہ کی آمد وقف کرے یا اپنی جائیداد کا سواں حصہ دے تو دفتر کا فرض ہے کہ جو شخص وقف کے دفتر میں اپنی وقفِ آمد یا وقفِ جائیداد کی اطلاع دیتا ہے اُس سے مطالبہ شروع کر دے۔ اس کے لئے مزید وعدے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک سیدھی سادی بات تھی لیکن دفتر اس کو بھی نہیں سمجھ سکا۔ اُن کا فرض تھا کہ وقفِ جائیداد والوں سے فہرستیں لے لیتے اور مطالبہ شروع کر دیتے۔ دفتر وقفِ جائیداد کی طرف سے جو وعدوں کی فہرست میرے پاس آئی ہے اُس کے حساب سے ساڑھے چار لاکھ کے کل وعدے ہوتے ہیں۔ جہاں واقفین یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم نے دفتر وقفِ جائیداد کو اطلاع دے دی کہ ہماری جائیداد اتنی ہے اور ہم سے 1/100 لے لیا جائے تو ہمارا وعدہ ہو گیا۔ اسی طرح وقف آمد والے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی ایک ماہ کی آمد کی اطلاع دے دی ہے۔ ہمارا وعدہ چلا گیا ہے۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ مطمئن ہیں کہ ہمارا وعدہ پہنچ گیا۔ مگر دفتر بیت المال والے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ وعدہ کرنے والے لوگ دوبارہ ہمیں لکھیں کہ جو بات ہم نے دفتر وقف جائیداد کو لکھی تھی وہ سچی ہے، جھوٹی نہیں ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب وہ ایسا لکھ دیں گے تو بیت المال والے سمجھیں گے کہ اب ان کا وعدہ آ گیا ہے۔ یہ طریق کار میری سمجھ میں نہیں آیا۔ دفتر بیت المال والوں کا فرض تھا کہ جب لوگوں نے دفتر وقف جائیداد میں اطلاع دے دی تھی وہ فوراً وقف کرنے والوں سے مطالبہ شروع کر دیتے کہ اگر آپ نے یکدم دینا ہے تو ابھی بھجوایئے اور اگر آپ نے قسط وار ادا کرنا ہے تو ابھی سے اس کا 1/6 بھجوا دیجئے کیونکہ چھ ماہ کا عرصہ اس چندہ کی ادائیگی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تو دفتری غلطی تھی۔ دوسری طرف مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں بھی اِس کے متعلق پوری بیداری نہیں۔ اور زمیندار جماعتوں نے تو اِس تحریک کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے اس سے پہلے بیان کیا ہے ہماری جماعت کے ایک ہزار سے زیادہ مربعے پنجاب میں ہیں۔ اور میرے نزدیک اِس سے دُگنی زمین مربعوں کے علاوہ احمدیوں کی ملکیت ہے۔ یعنی وہ زمین جو کہ چاہی یا بارانی یا نہری ہے اور لائل پور، منٹگمری، ملتان اور سرگودھا کے اضلاع کے علاوہ ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ دُگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ یہ کم سے کم اندازہ ہے۔ اور اِس اندازہ کے لحاظ سے کم از کم پچھتر ہزار ایکڑ زمین بنتی ہے۔ حقیقت میں اس سے بہت زیادہ زمین احمدیوں کے پاس ہوگی۔ آجکل کی قیمت کے لحاظ سے اگر کم سے کم پانچ سو روپیہ فی ایکڑ

قیمت رکھیں تو یہ جائیداد چار کروڑ روپے کی بنتی ہے۔اور حقیقت میں قیمت کا یہ اندازہ بالکل غلط ہے کیونکہ قادیان کے اردگرد کے دیہات میں چھ سو سے لے کر بارہ سو روپے تک فی ایکڑ زمین بکتی ہے۔ اِسی طرح مربعوں کی قیمتیں بھی آجکل بہت بڑھی ہوئی ہیں۔لیکن اگر اوسط قیمت فی ایکڑ پانچ سو روپیہ ہی رکھی جائے تو صرف پنجاب کی زمینیں ہی چار کروڑ کی بنتی ہیں اور اِس کا 1/100 چار لاکھ بنتا ہے۔لیکن مجھے افسوس ہے کہ زمیندارہ جماعتوں نے اِس طرف بالکل توجہ نہیں کی۔سوائے مدرسہ چٹھہ کی جماعت کے۔ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں بہت چھوٹی سی جماعت ہے اور اس کو جماعتی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں لیکن اس چھوٹی سی جماعت نے -/1648 روپے کا وعدہ بھجوایا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی جائیدادوں کی قیمت ایک لاکھ چونسٹھ ہزار آٹھ سو روپیہ ہے۔اِس چھوٹی سی جماعت نے اپنے وعدے پیش کرنے میں بہت اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔باقی پندرہ بیس زمیندار اَور ہیں جنہوں نے متفرق جگہوں سے اپنے وعدے بھجوائے ہیں لیکن بیشتر حصہ جماعت کا ایسا ہے جس نے اِس تحریک کی طرف توجہ نہیں کی۔ مثلاً ضلع گورداسپور میں قادیان کی جماعت کے علاوہ چالیس ہزار کے قریب احمدی افراد ہیں۔اور ان میں سے اکثر زمیندار ہیں۔لیکن ضلع گورداسپور میں سے کسی ایک جماعت کا وعدہ بھی نہیں آیا ہے۔☆ پھر اس کے بعد بڑی جماعت ضلع سیالکوٹ کی ہے۔ اِس میں سے بھی کسی ایک جماعت نے بھی اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ پھر اِس کے بعد بڑی جماعت ضلع گجرات کی ہے۔ وہاں سے بھی کسی ایک جماعت نے بھی اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ پھر اِس کے بعد لائلپور، سرگودھا، منٹگمری، ملتان اور شیخوپورہ کی جماعتیں ہیں۔ اِن اضلاع میں سے بھی کسی ایک جماعت نے بھی اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ لائلپور سے ایک دیہاتی جماعت نے وعدہ بھجوایا ہے۔مگر وہ وعدے درست معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ ساری جماعت کی جائیداد دس ہزار لکھی ہے۔حالانکہ ایک ایک مربعہ کی قیمت بیس سے پچاس ہزار تک اِن دنوں ہے۔ گوجرانوالہ میں سے بھی مدرسہ چٹھہ کی جماعت کے سوا اَور کسی جماعت کی طرف سے وعدوں کی اطلاع نہیں آئی۔ گویا اِن نو ضلعوں میں سے صرف ایک جماعت کا وعدہ موصول ہوا ہے۔ حالانکہ پنجاب میں سو ڈیڑھ سو

☆ اس خطبہ کے بعد گلانوالی ضلع گورداسپور کی جماعت کا اور ایک سیالکوٹ کی جماعت کا وعدہ آیا ہے۔

جماعتیں ایسی ہیں جو کہ زیادہ اہمیت اور حیثیت رکھتی ہیں لیکن وہ سب کی سب خاموش ہیں ۔ اِسی طرح شہری جماعتوں میں سے اکثر کے وعدے نہیں آئے ۔ شہری جماعتوں میں سے سوائے سیالکوٹ کے جس کا ذکر گزشتہ خطبہ میں ہو چکا ہے ۔صرف دہلی اور لاہور کی جماعتوں نے اپنے وعدے بھجوائے ہیں ۔مگر دہلی کی جماعت نے متفرق طور پر اور لاہور کی جماعت نے نہایت ناقص طور پر وعدے بھجوائے ہیں ۔ ان شہری جماعتوں کے وعدے ہمارے اصول کے مطابق نہیں آئے ۔سب سے زیادہ توجہ اِس تحریک کی طرف فوجیوں میں نظر آتی ہے ۔ وقفِ آمد میں بھی فوجی آگے ہیں اور اِس وقت قربانی میں بھی فوجی آگے ہیں ۔اور بعض نے تو لبیک کہتے ہوئے ساتھ ہی چیک (Cheque) بھی بھیج دیئے ہیں ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کا تعلق علم اور عقل سے ہوتا ہے ۔ چونکہ اکثر فوجیوں میں سے لکھے پڑھے ہوتے ہیں ۔ ہماری جماعت کے فوجیوں کا اکثر حصہ لکھے پڑھوں میں سے ہے اور دوسرے باہر پھرنے کی وجہ سے انکی عقل تیز ہو جاتی ہے وہ نتائج تک جلد پہنچ جاتی ہے ۔اور یا پھر یہ وجہ ہے کہ ان لوگوں نے خطرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ خطرات بعض اوقات کس قدر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں ۔انہوں نے شہروں کو اجڑتے اور بستیوں کو ویران ہوتے دیکھا ہے اور انہوں نے یہ دیکھا ہے کہ قومیں اپنی ذراسی سُستی اور لغزش کی وجہ سے کہاں سے کہاں جا پہنچتی ہیں ۔اِسی طرح انہوں نے قوموں کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے ۔اُنہوں نے عورتوں اور بچوں کو جنگلوں میں بھاگتے ہوئے اور چُھپتے ہوئے دیکھا ہے ۔ اس لئے اُن کے تجربہ نے اُن کی آنکھیں کھول دی ہیں اور وہ قربانیوں میں پیش پیش ہیں ۔

قادیان میں لجنہ اماء اللہ نے نہایت اعلیٰ کام کیا ہے اور ان کے وعدوں کی مکمل فہرست میرے پاس آ چکی ہے ۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کے وعدے چودہ ہزار کے ہیں ۔ اگر عورتوں کے وعدوں پر قیاس کرتے ہوئے مردوں کے وعدوں کا اندازہ لگایا جائے تو وہ ستّر ،اسّی ہزار سے کم نہیں ہونے چاہئیں ۔ میرے پاس مردوں کی طرف سے اِکّا دُکّا رپورٹیں آئی ہیں ۔ممکن ہے کہ مرد بھی ابھی کوشش کر رہے ہوں ۔صرف ایک محلے کی مکمل رپورٹ آئی ہے اور اسی سے باقیوں کی حیثیت کے متعلق قیاس کیا جا سکتا ہے ۔ یہ محلّہ دارالشکر ہے جو قادیان کی آبادی کا پچاسواں حصہ بھی نہیں ۔لیکن اس کی طرف سے دولاکھ سے اوپر وقفِ جائیداد کی اطلاع آئی ہے اِس کے علاوہ

اور کسی محلّہ کی رپورٹ ابھی تک میرے پاس نہیں آئی۔ اِس محلّہ والوں نے شاید اس لئے جلدی کی ہو کہ آجکل جو ناظر صاحب بیت المال ہیں وہ اِس محلّہ میں رہتے ہیں۔ شاید انہوں نے یہ کوشش کی ہو کہ میرے محلے کی اطلاع وقت پر پہنچ جائے۔ باقی تمام محلے ابھی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض کے متعلق ناقص رپورٹیں آئی ہیں لیکن مکمل رپورٹ محلّہ دارالشکر کی طرف سے آئی ہے۔ جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں گورداسپور کی زمیندار جماعتوں میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی ابھی تک وعدوں کی اطلاع نہیں آئی۔ ☆ گورداسپور کی شہر کی رپورٹ میرے پاس آ چکی ہے۔ ضلع کی باقی جماعتوں میں سے کسی کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ یہ صورتِ حالات اطمینان بخش نہیں۔ بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں انتظار کیا جا سکتا ہے اور بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی شخص کو ملیریا بخار ہو جائے تو اُس میں کونین کا انتظار کیا جا سکتا ہے کہ اگر صبح کے وقت نہیں دی تو شام کے وقت دے دی جائیگی۔ لیکن اگر کسی شخص کو سانپ نے کاٹا ہو تو اُس کی دوائی کے لئے ایک گھنٹہ بھی انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک گھنٹہ تو کیا آدھا گھنٹہ بلکہ پندرہ منٹ بھی انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ پندرہ منٹ کے اندر اندر ہی اس کی جان نکل جائے۔

پس ہر ایک امر کے لئے موقع ہوتا ہے۔ بعض امور میں انتظار کیا جا سکتا ہے لیکن بعض امور میں بہت تھوڑا انتظار کرنا بھی سخت نقصان دِہ ہوتا ہے۔ جو لوگ امانت بھجوانے کے وعدے کر کے گئے تھے اُن کے وعدوں میں بھی کمزوری نظر آتی ہے۔ میری رپورٹوں کے مطابق اب تک پچیس فیصدی امانت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل ہوئی ہے۔ اور بیت المال کی رپورٹوں کے مطابق دس فیصدی۔ کیونکہ دفاتر میں ریکارڈ وغیرہ کرنے میں کچھ وقت لگ جاتا ہے۔ یہ رفتار بہت سُست ہے اور اِس رفتار سے کام کرنے سے ہم مطمئن نہیں ہو سکتے۔ یہ تو صرف امانت داخل کرانے کا معاملہ ہے۔ اِس میں دوستوں کو جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ اِس کا قریب ترین عرصہ میں جمع ہونا ہی ہمارے لئے مفید ہے۔ اور وہ دوست جو کہ ابھی سوچ اور فکر میں ہیں کہ رقم کب جمع کرائی جائے؟ اُن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اُن کا سوچنا بے موقع اور بے محل ہے۔ اُن کا سوچ بچار ایسا ہی ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ سنا چکا ہوں کہ ایک دفعہ ہم دریا پر گئے۔ وہاں آٹا ختم

☆ سوائے گلانوالی کے جس کی رپورٹ خطبہ کے بعد آئی ہے

ہو گیا تو ہم نے ایک دوست کو گندم دی کہ جلدی پسوا کر لے آؤ۔ تین دن کے بعد جب ایک آدمی اُن کی طرف بھجوایا گیا کہ ابھی تک آٹا نہیں پہنچا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابھی مَیں غور کر رہا ہوں کہ کس جگہ پسواؤں۔ اِس قسم کا غور وفکر اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔ جس وقت مَیں نے یہ تحریک کی تھی ساتھ ہی مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ ان قربانیوں کا بوجھ اپنے نفس پر ڈالنا چاہیئے اور دوسرے چندوں پر اِس کا اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تو ایک وقتی اور ہنگامی چیز ہے۔ اِس کی وجہ سے ہمارے مستقل کاموں میں رکاوٹ نہیں پڑنی چاہیئے۔ ان مستقل کاموں میں سے ایک تبلیغ ہے جو کہ ہمارے سب کاموں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ہم یہ کبھی پسند نہیں کریں گے کہ ہمارا تبلیغ کا کام سُست ہو جائے۔ ہمارے بیسیوں مبلغ اِس وقت غیر ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عظیم الشان کام کر رہے ہیں۔ اگر اِس ہنگامی چندے کا اثر تحریک جدید کے چندوں پر پڑے تو ہمیں بیرونی مشنوں کے چلانے میں بہت دقتیں پیش آئیں گی۔ اِس لئے یہ ہنگامی چندے اپنی جیب سے دو، خدا تعالیٰ کی جیب سے نہ دو۔ مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اُسے پُورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصدی پورا کرتا ہے۔ اور ہمارا یہ تجربہ ہے کہ ہمارے تحریک جدید کے وعدے اکثر سو فیصدی پورے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ دورانِ سال میں اپنے وعدے بڑھا دیتے ہیں اور ہمارے پچھلے گیارہ سالوں میں وعدوں سے زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ یہ مثال دنیا کی دوسری جماعتوں میں نہیں ملتی۔ پس ہماری جماعت کے وعدے تو پکّے ہوتے ہیں صرف توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

پس مَیں ایک دفعہ پھر مردوں اور عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے مرکز میں بھجوائیں اور جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں یہ وعدے چھ ماہ کے اندر ادا ہو جانے چاہئیں۔ چھ ماہ کے لئے اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال لو اور ایسے طور پر ادائیگی کی کوشش کرو کہ دوسرے چندوں پر اِس چندے کا اثر نہ پڑے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے بچے اور عورتیں بھی مردوں سے اخلاص میں کم نہیں۔ پس میں اِس موقع پر عورتوں اور بچوں کو بھی دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ عورتیں اِن ایّام میں اپنے خاوندوں سے کم سے کم مطالبات کریں اور اُنہیں اس قابل بنائیں کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے پورے کر سکیں۔ اور بیویوں کے مطالبات

کی وجہ سے اُن کے لئے وعدوں کا پورا کرنا مشکل نہ ہو جائے۔ اسی طرح بچوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے والدین سے کم سے کم مطالبات کریں تاکہ اُن کے والدین آسانی کے ساتھ اپنے وعدوں کو پورا کرسکیں۔ دنیا میں کونسا ایسا شخص ہے جو کہ ساری کی ساری آمد اپنے اوپر خرچ کرتا ہے۔ ہر آدمی کی آمد کا اکثر حصہ دوسروں پر خرچ ہوتا ہے۔ جو لوگ نیک اور متقی ہوتے ہیں وہ اپنے بیوی بچوں اور اپنے والدین کی خدمت کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ عیاش ہوتے ہیں وہ بُری جگہوں میں روپیہ کو خرچ کر دیتے ہیں۔ بہرحال اپنی ذات پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ بہت کم ہوتا ہے اور اگر مرد اپنے نفس پر بوجھ ڈالے بھی تو کیا بچا سکتا ہے جب تک اس کے ساتھ اس کے بیوی بچے اس معاملہ میں اس کی مدد نہ کریں۔ اگر بیوی بچے تعاون نہ کریں تو پھر مرد کے لئے قربانی کرنا اَور بھی زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ پس مَیں اس موقع پر ہر عورت اور ہر بچے سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے مطالبات کو کم کر دے۔ ہماری جماعت کا ہر بچہ اور ہر عورت اِس جذبۂ ایمانی سے سرشار ہے کہ ہم مومن ہیں اور ہم جان مال ہر چیز قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ان کے لئے ثواب کمانے کا اب موقع پیدا ہو گیا ہے۔ کئی بچوں نے مجھے لکھا ہے کہ کاش! ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بھی قربانی میں شامل ہوتے۔ مَیں ان سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری خواہش کے مطابق تمہارے لئے بھی قربانی میں شریک ہونے کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ وہ اس طرح کہ تم اپنے مطالبات کم کر دو تاکہ تمہارے ماں باپ آسانی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لے سکیں۔ اسی طرح ہر عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنے مطالبات جتنے کم کرسکتی ہے کرے تاکہ اس کا خاوند بہادری کے ساتھ قربانی پیش کر سکے۔ اگر عورتیں اور بچے اِس طرح اپنے مطالبات کم کر دینگے تو وہ بھی مردوں کے ساتھ ثواب میں شامل ہونگے۔ کیونکہ عورتوں اور بچوں کی قربانی کی وجہ سے مردوں کو زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے گی۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا ہم تبلیغ کے کام کو کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہمارے مبلغ ہزاروں ہزار میل پر بیٹھے ہوئے نہایت جانفشانی کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور ہم اتنی دور بیٹھے ان کی قربانیوں کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایک مبلغ کی قربانی کا معیار یہ نہیں کہ اس نے کتنے آدمی احمدی کئے ہیں۔ اس کی کوششوں کا اندازہ بیعتوں سے نہیں لگایا جا سکتا۔ ایک ایسے وسیع

ملک میں جہاں کروڑوں کی آبادی ہو پانچ چھ مبلغ کیا کر سکتے ہیں۔ ہزاروں ہزار میل کے ممالک میں جہاں کروڑوں کی آبادی ہے پانچ سات آدمی کیا شور پیدا کر سکتے ہیں۔ پانچ سات آدمی تو ایک شہر میں بھی شور پیدا نہیں کر سکتے کُجا یہ کہ ایک بہت بڑا وسیع ملک ان کے سامنے ہو۔ پس ہم ان کی کوششوں کا اندازہ اس رنگ میں نہیں لگا سکتے کہ انہوں نے سال بھر میں کتنے احمدی بنائے بلکہ وہ فضا اور وہ اثر جو احمدیت کے لئے اُن ملکوں میں پیدا ہو رہا ہے وہ اُن کا کام ہے۔ اور ہم لوگ اُس فضا اور اُس اثر کا یہاں بیٹھے ہوئے اندازہ نہیں لگا سکتے۔ وہ تو وہیں کے لوگ جانتے ہیں۔ مَیں مثال کے طور پر دوستوں کے سامنے ایک انگریز کی رائے بیان کرتا ہوں کہ ہماری تبلیغ کے کیسے شاندار نتائج نکل رہے ہیں۔ بعض انگریزوں نے مغربی افریقہ کا دَورہ کیا کہ ان علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ کیسی ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک انگریز مبصّر اپنے دَورے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

''پورٹ لوکوہ میں انگریزی چرچ کے پیرو بہت کم ہیں۔ حالانکہ یہ چرچ اس علاقہ میں بیسیوں سال سے کام کر رہا ہے۔ اور امریکن مشن نے بھی لوگوں کو عیسائی بنانے کی بے حد کوشش کی ہے مگر جب ہم اس مشن کا معائنہ کرنے کے لئے گئے تو ہم نے دیکھا کہ یہ مشن اپنا کاروبار بند کر رہا تھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے کام کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ اے ایم ای مشن کی ایک چھوٹی سی شاخ بھی وہاں موجود ہے۔ اِسی طرح انگریزی مشن اور اس کا ایک متحدہ سکول بھی ہے۔ لیکن عملاً پورٹ لوکوہ کے تمام طالب علم نیٹو ایڈمنسٹریشن سکول واقعہ اولڈ پورٹ لوکوہ میں اس کثرت سے چلے گئے ہیں کہ اُن کا وہاں سمانا مشکل ہو گیا ہے۔ چونکہ لوگوں کا رجحان اسلام کی طرف ہے اِس لئے لوگ ایسے سکولوں سے نفرت کرتے ہیں جن کے ناموں میں عیسائیت کا نشان پایا جاتا ہو۔ اور نیٹو ایڈمنسٹریشن سکول کو پسند کرتے ہیں جہاں ان کو عربی پڑھائی جاتی ہے۔ جنگل، دلدل اور دریا گویا سب نے سازش کی ہوئی ہے کہ لوگوں کو توہّمات میں مصروف رکھیں کیونکہ ان کا پس منظر ہی قدامت پسندانہ ہے جس کا انحصار بیشمار دیوتاؤں کی پوجا پر ہے۔ جب تک جنگل اور جھاڑیاں صاف نہ ہو جائیں اور دلدلوں میں کھیتی باڑی نہ ہونے لگے اور تعلیم اور تمدن اور اقتصادی حالت ترقی نہ کر جائے اُس وقت تک صرف توہمات کو بُرا بھلا کہنے سے عیسائیت

کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اِن حالات میں یہ بہتر ہے کہ لوگوں کو اسلام کی آغوش میں جانے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ جس کی طرف انہیں پہلے ہی دلی رغبت ہے۔ اسلام کی شریعت بہت اعلیٰ اخلاقی اصول پر مبنی ہے۔ اِس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مسیحیت اِس کے مقابلہ پر میدان میں شکست پر شکست کھانے کے باوجود لڑتی رہے۔ لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ اصول کا تصادم دونوں طرف سے سختی سے جاری ہے۔ لیکن حال میں احمدیہ تحریک کی طرف سے جو کُمک اسلام کو پہنچی ہے اور جو روکوپر کے علاقے میں کافی مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے وہ اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ شہر کامبیہ میں امریکن مشن کا بند ہو جانا بھی اِسی کشمکش کا نتیجہ ہے۔''

یہ فضا ہے جو ہمارے مبلغین کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور دیکھنے والی چیز بھی یہی ہوتی ہے کہ کسی جماعت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں کیسے تاثرات پیدا ہو رہے ہیں اور اس جماعت کے لئے کیسی فضا پیدا ہو رہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی کو دیکھ کر وہ شخص جس نے اردگرد کے علاقہ کی فضا کو نہیں دیکھا تھا یہی قیاس کر سکتا تھا کہ نعوذ باللہ آپؐ کو کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن وہ شخص جو عرب میں پھر کر دیکھتا کہ کس طرح لوگوں کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہو رہی ہے اور کیسی خوشگوار فضا اسلام کے لئے تیار ہو رہی ہے وہ اس بات کا قائل ہو جاتا ہے کہ آپؐ کو کامیابی ضرور ہوگی اور اس کا فیصلہ پہلے شخص سے بالکل مختلف ہوتا۔ ایک شخص ایران یا مصر میں بیٹھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ قیاس کر سکتا تھا کہ ایک معمولی آدمی ہے نوے یا سَو آدمی اس کے ساتھ ہیں اور اس کی کامیابی ناممکن ہے۔ لیکن اگر وہی شخص یمن جاتا یا مدینہ جاتا اور اسلام کے متعلق ان علاقوں میں جو فضا پیدا ہو رہی تھی اُس کو معلوم کرتا تو وہ یقیناً یہ کہہ اٹھتا کہ اسلام تو بہت بڑھنے والی طاقت ہے اور پھر وہ سمجھتا کہ اسلام کی کامیابی دو سو آدمیوں کا نام نہیں بلکہ اسلام کی کامیابی اُس رعب، اُس قوت، اُس شوکت، اُس رغبت اور اُس خفیہ محبت کا نام ہے جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو رہی ہے۔

پس یاد رکھو کہ پہلے ہمیشہ ایک اچھی رَو چلتی ہے اور ایک اچھی اور سازگار فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اس فضا کے پیدا ہو جانے کے بعد سرعت کے ساتھ کامیابی شروع ہو جاتی ہے اور پھر لوگ ہزاروں کی تعداد میں حق کو قبول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مغربی افریقہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل

سے بہت اچھی فضا پیدا ہو رہی ہے۔ جیسا کہ ابھی مَیں نے آپ لوگوں کے سامنے ایک عیسائی کی رائے بیان کی ہے۔ وہ کہتا ہے مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم ان علاقوں میں یونہی اپنا روپیہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ضائع نہ کرو، آخر تمہیں شکست ہی ہوگی۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم جماعت احمدیہ کے لئے یہ میدان چھوڑ دو کیونکہ آخر جیت تو انہی کی ہوگی۔ یہ شہادت کوئی معمولی شہادت نہیں۔ اس شہادت کے سننے کے بعد ہماری آنکھیں اپنے مشنوں کی طرف زیادہ توجہ کے ساتھ مرکوز ہو جانی چاہئیں۔ اور ہمیں اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔ موجودہ نتائج بے شک ایسے عظیم الشان نظر نہ آتے ہوں لیکن موافق ہوائیں چل پڑی ہیں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ **جلد یا بدیر چاہے ایک سال میں، چاہے دس سال میں لیکن ہماری زندگیوں میں ہی اور ہم میں سے بہت زندہ ہوں گے کہ وہ دیکھیں گے کہ ملکوں کے ملک احمدیت میں داخل ہوں گے۔ اور وہ سب احمدیت کے علمبردار بن کر یہ گواہی دیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جو وعدے آپ سے کئے وہ سب سچے ہیں۔** پس ان دنوں کے لانے کے لئے جلد جلد قدم اٹھاؤ تا کہ یہ نظارے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے اُن کو بہت جلد اپنے وعدے بھجوا دینے چاہئیں اور جن کے وعدے آچکے ہیں اُن کو ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ ہمت کرو اور اس بوجھ کو نہایت بہادری کے ساتھ اُٹھاؤ جیسا کہ مومن کے شایانِ شان ہے۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ وصیت کے متعلق مَیں نے جو تحریک کی تھی اُس کی طرف بھی جماعت نے توجہ کی ہے اور درجنوں خطوط میرے پاس آچکے ہیں۔ بہت سے افراد نے اپنی وصیتیں بڑھائی ہیں اور بہت سے افراد نے نئی وصیتیں کی ہیں۔ ایک جماعت کی طرف سے آج ہی چٹھی آئی ہے انہوں نے ایک مکمل لسٹ بھجوائی ہے۔ اِس وقت اُس جماعت کا نام یاد نہیں رہا وہاں دس بارہ افراد نے نئی وصیتیں کی ہیں اور دو تین نے اپنی وصیتیں بڑھا دی ہیں۔ باقی جماعتوں کو بھی اس تحریک کو اپنے ہاں پورے طور پر چلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر مومن قربانی کرنے کا ارادہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے توفیق عطا فرما دیتا ہے اور اس کے ارادہ کو پورا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل میں لچک پیدا کی ہے۔ جب مومن اپنے ایمان کو بڑھا کر

زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کا دل بھی کھل جاتا ہے اور جب کمزوریٔ ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے قربانی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا دل بھی سکڑ جاتا ہے۔ اب یہ تمہارے ہاتھوں میں ہے کہ چاہے اپنے ایمانوں کو مضبوط کر کے اپنے دلوں میں وسعت پیدا کرلو اور چاہے اپنے ایمانوں کو کمزور کر کے اپنے دلوں کو سکیڑ لو۔ اِن دونوں حالتوں کے نتائج واضح اور ظاہر ہیں۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھے ہیں اور تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض سے متمتع ہوئے ہو۔ اب تم آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہو اور تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو کہ ایمان کو کمزور کر کے دل کو سُکیڑنا اچھا ہے یا ایمان کو مضبوط کر کے دِل کا پھیلانا اچھا ہے۔ یہ دن آئے ہیں اور چلے جائیں گے اور ہمارا خدا اِن کو اچھے رنگ میں گزار دے گا۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے بخل سے اپنے دِلوں کو سُکیڑ لیا وہ کفِ افسوس ملتے رہ جائیں گے۔ لیکن اُن کا اس وقت پچھتانا بے سود، بے کار اور بے نتیجہ ہوگا۔ اور وہ لوگ جو اَب اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دِلوں کو وسیع کریں گے وہ عظیم الشان ثواب کے مستحق ہوں گے۔ پس اپنے آپ کو ثواب سے محروم نہ کرو اور دِل کھول کر قربانیاں کرو۔ جو لوگ قربانیاں کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے اور جو لوگ پیچھے رہ جائیں گے وہ پچھتائیں گے لیکن اُس وقت کچھ بن نہیں سکے گا۔‘‘

(الفضل 7 رمئی 1947ء)